شراب و منشیات ...... آثار صحابہ و تابعین اور اقوال ائمہ کی روشنی میں

محمد منیر قمر ... ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب

۵۔ شراب و نبیذ اور نشہ آور اشیاء کی حرمت آثار صحابہؓ کی رو سے

جمہور اہل علم نے شراب و نبیذ کی حرمت پر جن آثار صحابہ سے استدلال کیا ہے ان میں سے

پہلا اثر

ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مسند امام احمد میں ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا:

انی رجل من اهل خراسان' و ان ارضنا باردة' فذكر ضروب الشراب۔

ترجمہ :۔ میں خراسان میں سے ایک آدمی ہوں اور ہمارا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے اور پھر اس نے مشروبات کی مختلف اقسام ذکر کیں۔

جس پر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اجتنب ما سكر من زبيب او تمر وسوى ذلك۔

ترجمہ :۔ منقیٰ یا کشمش' کھجور اور ہر اس چیز کی شراب سے دور رہو جو نشہ آور ہو۔

پھر اسی شخص نے نبیذ الجر یعنی مٹی کے گھڑے میں تیار کئے جانے والے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

نهى رسول الله عن نبيذ الجر۔ (الفتح الربانی ترتیب مسند احمد ۱۷ر ۱۰۳)

ترجمہ :۔ نبی اکرم ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

اور شیخ احمد عبد الرحمان البنا نے الفتح الربانی کی شرح بلوغ الامانی میں لکھا ہے کہ اس اثر کا آخری حصہ جو مرفوعا نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ اسے جید سند کے ساتھ امام نسائی نے اپنی سنن میں بھی وارد کیا ہے۔

(نسائی ۲ ر ۳۲۵ و الفتح و شرحہ ۱۷ ر ۱۳۱)

جبکہ اسی نبیذ جر کی ممانعت کے بارے میں ارشاد نبوی تو صحیحین اور دوسری متعدد کتب حدیث میں مروی ہیں۔

(انظرھا فی الفتح الربانی ۱۷ ر ۱۱۷، ۱۲۱ و غیرھا)

دوسرا اثر

دوسرا اثر بھی حضرت ابن عباسؓ سے ہی نسائی میں مروی ہے۔ ابو جویریہ رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے سنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

افتنا فی الباذق ؟ قال سبق محمد الباذق فما اسکر فھو حرام۔

(النسائی مع حاشیہ سندھی)

ترجمہ :۔ ہمیں باذق کے بارے میں فتوی دیجئے۔ تو انہوں نے فرمایا حضرت محمد ﷺ فتوی دے چکے ہیں کہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

اس کا دوسرا ترجمہ یہ بھی ممکن ہے کہ باذق کی ایجاد سے پہلے نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے مگر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

باذق کی تعریف

اور باذق ہے کیا ؟ اس کے بارے میں امام ابن کثیرؒ نے النہایہ فی غریب الحدیث میں لکھا ہے۔

الباذق بفتح الذال الخمر تعریب باذہ و ھوا اسم الخمر فی الفارسیہ۔ (النہایہ ۱ ، ۸۳)

ترجمہ :۔ باذق ذال کے زیر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل شراب کا ہی ایک نام ہے اور یہ لفظ عربی نہیں بلکہ فارسی سے عربی (یعنی معرب) کیا گیا ہے اور اس کا اصل لفظ فارسی میں باذہ ہے۔

اور القاموس المحیط میں علامہ فیروز آبادی نے باذق کے بارے میں لکھا ہے :

ما طبخ من عصیر العنب ادنی طبخۃ فصار شدیدا۔

ترجمہ :۔ انگور کے رس کو معمولی سا پکایا جائے تو وہ شدت اختیار جاتا ہے اسے باذق کہتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی یہی اثر صحیح بخاری شریف' سنن نسائی (اور مسند امام شافعی) میں بھی مذکور ہے۔ جس کے شروع کے الفاظ میں معمولی سا فرق ہے۔ ابو جویریہ جرمی کہتے ہیں :

سالت بن عباس و ھو مسند ظھرہ الی الکعبہ عن الباذق ؟

ترجمہ :۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق کے بارے میں سوال کیا جبکہ وہ خانہ کعبہ کے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا:

سبق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) الباذق و ما اسکر فھو حرام۔

(بخاری مع الفتح ۱۰ ، ۶۲ ۔ جامع الاصول ۶ ، ۶۷)

ترجمہ :۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی باذق کے بارے میں فتوی صادر فرما چکے ہیں کہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

نسائی شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے دیگر آثار اور بعض دوسرے صحابہ کرام کے آثار بھی اسی مفہوم حرمت کے مذکور ہیں۔

(انظرھا فی جامع الاصول ۶ ، ۸۰ ۔ ۸۲)

تیسرا اثر

تیسرا اثر امام مالکؒ نے موطا میں' امام بخاریؒ نے صحیح میں تعلیقاً' علامہ

بن حزمؒ نے اپنی کتاب المحلی میں ذکر کیا ہے۔

سائب بن یزیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کسی کا جنازہ پڑھا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

انی وجدت من عبید الله ریح شراب و انی سالته عنها فزعم انها الطلاء و انی سائل عن الشراب الذی شرب فان کان سکراء جلدته۔

ترجمہ :۔ میں نے عبید اللہ سے شراب کی بو سونگھی ہے اور اسے اس کے بارے میں پوچھا ہے تو اس نے بتایا ہے کہ اس نے طلاء پیا ہے اور میں اس کے بارے میں تحقیق کروں گا کہ جو چیز اس نے پی ہے اگر وہ نشہ آور ہے تو میں اس کی حد لگاؤں گا۔

سائب کہتے ہیں کہ بعد میں میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عبید اللہ کو کوڑے مار رہے ہیں۔

علامہ ابن حزمؒ یہ اثر فاروقی نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچنے والی یہ صحیح ترین سند ہے۔ اور آگے یہ نقطہ بھی بیان فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشروب پر حد لگانا واجب سمجھا جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو۔ کیونکہ عبید اللہ نے جو مقدار پی تھی اس سے نشہ نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ انہوں نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) انہیں نشہ کی حالت میں نہیں پایا تھا بلکہ حد صرف اس بناء پر لگائی تھی کہ انہوں نے وہ چیز پی تھی جو نشہ آور تھی اور وہ وہی طلاء تھا جسے بعض لوگ حلال کہتے پھر رہے ہیں۔

(بخاری مع الفتح ١٠/ ٦٤ - ٦٥، المحلی لابن حزم ٧/ ٥٠٤)

چوتھا اثر

مسند احمد و ابی یعلی اور بزار میں ہے۔ مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ...... تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزفت (یعنی شراب رکھنے کے برتن کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

فالشربة و الشربتان علی الطعام؟

ترجمہ :۔ کھانا کھانے کے بعد ایک دو گھونٹ پی لینے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟
تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔ (الفتح الربانی ۱۷، ۱۳۴ و قال رجالہ احمد و رجالہ الصحیح)

ترجمہ :۔ جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار پینا بھی حرام ہے۔

پانچواں اثر

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔ محلی ابن حزم میں مریم بنت طارقؒ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو میں نے سنا جو اپنے پاس بیٹھی ہوئی عورتوں سے فرما رہی تھیں۔

ما اسکر احداکن فلتجتنبہ و ان کان ماء حبها۔ فان کل مسکر حرام۔ (المحلی ۷، ۵۰۲)

ترجمہ :۔ جو چیز تم میں سے کسی کو نشہ دے اس سے دور رہو چاہے وہ مٹکے (یا انگور کے بیج کا پانی) ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

چھٹا اثر

چھٹا اثر بھی ان ہی کا ہے ۔ جیسے نسائی اور محلی ابن حزم میں جسرہ بنت دجاجہؒ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو تین مرتبہ مسلسل فرماتے ہوئے سنا ہے :

لا احل مسکرا و ان کان خبزا و ان کان ماء۔

(نسائی بحوالہ جامع الاصول ۶، ۸۲' المحلی ۷، ۵۰۵)

ترجمہ :۔ میں کسی نشہ آور چیز کو حلال قرار نہیں دیتی چاہے وہ روٹی ہی کیوں نہ ہو چاہے وہ پانی ہی کیوں نہ ہو۔

ظاہر ہے روٹی اور پانی نشہ آور تو نہیں ہوتے مگر ام المومنین نے ان الفاظ سے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ ہر چیز چاہے کوئی ہی کیوں نہ ہو اگر وہ نشہ آور ہے تو حرام ہے۔

ساتواں اثر

علامہ ابن حزمؒ نے المحلی میں ذکر کیا ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

انه تقيأ نبيذا شربه اذا علم انه نبيذ الجر۔ (المحلى ۷ / ۵۰۵)

ترجمہ :۔ انہوں نے اس نبیذ کی قے کر دی جس کے بارے میں پینے کے بعد معلوم ہوا کہ گھڑے کا نبیذ تھا۔

آٹھواں اثر

محلی ابن حزم میں مذکور ہے۔ خوابوں کی تعبیر کے ماہر اور معروف تابعی، محدث امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے۔ انہیں کسی آدمی نے کہا کہ میں کھجوروں کو پانی کے گھڑے میں ڈال کر وہ گھڑا آگ کے تنور میں رکھ دیتا ہوں۔ (اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟) تو انہوں نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو کہ کھجوروں کو گھڑے میں ڈالتا ہوں اور گھڑے کو آگ کے تنور میں رکھ دیتا ہوں (میں صرف یہ کہوں گا) لا تشرب الخمر۔ شراب مت پیو۔ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہنا شروع کیا کہ فلاں علاقے کے لوگ فلاں چیز کی شراب بناتے ہیں اور اس کا نام یہ لیتے ہیں۔ فلاں علاقے کے فلاں چیز کی شراب بنا کر یہ نام دیتے ہیں اور فلاں کے فلاں کی بناتے ہیں اور اس کا نام یہ رکھتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے پانچ (مختلف اشیاء سے تیار کی جانے والی) شرابوں کے نام لئے۔

امام ابن سیرینؒ (یا ان سے بیان کرنے والے راوی ایوب) کہتے ہیں :
میں دودھ سے شراب تیار کیے جانے کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں سے ڈرتا تھا حتی کہ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ آرمینیا میں واقعی دودھ سے ایسی شراب تیار کی جاتی ہے کہ جسے پینے والا بہت جلد بدمست ہو جاتا ہے۔ (المحلی ۷ر۵۰۴)

نواں اثر

نواں اثر بھی امام ابن سیرین رحم اللہ علیہ سے ہی سنن نسائی میں مذکور ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر میں رات کو نبیذ بنا کر رکھ دیتے ہیں جسے ہم صبح ہونے پر پیتے ہیں۔ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

انهاک عن المسکر قلیله و کثیره .

ترجمہ :۔ میں تمہیں قلیل و کثیر ہر نشہ آور اشیاء سے منع کرتا ہوں اور تجھ پر اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اہل خیبر فلاں چیز کا نبیذ بناتے ہیں اور اس کا فلاں نام رکھتے ہیں، حالانکہ وہ شراب ہے۔ اس طرح انہوں نے چار طرح کی شرابوں کا ذکر کیا۔ جن میں سے ایک شہد سے تیار شدہ شراب بھی ہے۔
(نسائی بحاشیہ السندھی ۸ر۳۲۹ و انظر جامع الاصول ۶ر ۸۲)

دسواں اثر

مسند امام احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک اور اثر بھی مروی ہے۔ شراحیل بن بکیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا :

انی لی ارحاما بمصر یتخذون من هذه الاعناب

ترجمہ :۔ مصر میں میرے کچھ رشتہ دار ہیں جو ان انگوروں سے نبیذ بناتے ہیں۔
انہوں نے فرمایا :

وافعل ذلک احد من السملمین ؟

ترجمہ :۔ کیا مسلمانوں میں سے بھی کوئی ایسا کرتا ہے ؟ میں نے عرض کیا ہاں تو انہوں نے فرمایا :

لا نکونوا بمنزلة الیهود حرمت علیهم الشحوم فباعوها و آکلوا اثمانها۔

ترجمہ :۔ تم لوگ یہودیوں کی طرح مت ہو جاؤ کہ ان پر جب چربی حرام کر دی گئی تو انہوں نے اسے بیچ کر ان کی قیمت کھانا شروع کر دی۔

موصوف کا مقصد یہ ہے کہ جب اللہ ایک چیز کو حرام کر دے تو اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے۔ اور اسے حیلے بہانے بنا کر کھانا یا بیچ کر اس کی قیمت کھانا یہودی لوگوں والا فعل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہل علم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ انگوروں کے باغ والے شخص کو اگر یہ معلوم اور بات یقینی ہو کہ یہ شخص ان انگوروں سے شراب نکال کر پیتا ہے یا بیچتا ہے تو اس کے ہاتھ انگور بیچنا بھی منع ہے۔

آگے شراحیل کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا :

ما تقول فی رجل اخذ عنقودا فعصره فشربه۔

ترجمہ :۔ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو انگوروں کا گچھا لے کر اس کا رس نچوڑ لے اور پی لے۔ (الفتح الربانی ۱۷ / ۱۳۴)

تو انہوں نے فرمایا : لا باس۔ اس میں کوئی حرج نہیں اور پھر یہ بھی فرمایا:

ما حل شربه و بیعه۔

ترجمہ :۔ جس چیز کا پینا حلال ہے اس کا بیچنا بھی حلال ہے۔

ان دس آثار صحابہ رضی اللہ عنہ کی رو سے بھی نشہ آور چیز کی ہر مقدار حرام قرار پائی وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس میں کوئی فرق نہیں اور حرام چیز کا بیچنا بھی حرام ہے۔

نبیذ و شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت

آثار تابعین اور آئمہ کی رو سے

آثار تابعین اور آئمہ

صحابہ کرام کی طرح ہی تابعین اور آئمہ دین کے آثار سے بھی مذکورہ حرمت کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حزمؒ نے المحلی میں لکھا ہے کہ امام طاؤس' عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ بھی کہا کرتے تھے :

قليل ما اسكر كثيره حرام۔

ترجمہ :۔ جس کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔

یہی ابو العلاء' عبیدہ' ابن سیرین اور قاسم بن محمد کا قول ہے۔ بعض لوگوں نے نبیذ کے بارے میں ابن سیرینؒ سے اختلاف کیا تو انہوں نے فرمایا :

ان ادركت اصحاب ابن سعود و انت لم تدركهم و كانوا لا يقولون فى النبيذ كما تقولون۔

ترجمہ :۔ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کو پایا ہے جنہیں تم نے نہیں پایا۔ وہ لوگ نبیذ کے بارے میں وہ رائے نہیں رکھتے تھے جو تم رکھتے ہو۔

شبرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

رحمه الله ابراہيم شدد الناس فى النبيذ و رخص هو فيه۔

ترجمہ :۔ اللہ ابراہیم بن راھویہ پر رحم کرے انہوں نے نبیذ کے معاملہ میں لوگوں پر بڑی سختی کی اور خود ہی اس میں رخصت دے دی۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

ما وجدت الرخصه فى المسكر صحيحا عن احد الا عن ابراہيم۔

ترجمہ :۔ میں صرف ایک ابراہیم کے سوا کسی کے یہاں سے صحیح طور پر نشہ آور

اشیاء کے بارے میں رخصت نہیں پائی۔

اور تحریم خمر و نبیذ کے سلسلہ میں کہ اس کی ہر قلیل و کثیر مقدار حرام ہے۔ کہتے ہیں کہ یہی امام مالکؒ اوزاعیؒ، لیثؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ، ابو سلیمانؒ اور ان کے اصحاب کا مسلک ہے۔ سفیان ثوریؒ کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔

اور فقہائے کوفہ (احناف) نے اپنے مسلک کی تائید میں جتنی بھی روایات نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ جبکہ ان کے برعکس صحیح و متواتر احادیث ﷺ موجود ہیں۔ ایسے ہی انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ، عائشہؓ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ جو آثار نقل کئے ہیں کسی کی بھی سند صحیح نہیں جبکہ انہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت شدہ آثار سے حرمت کا پتہ چلتا ہے۔ (المحلی ابن حزم ۷ / ۵۰۵)

علامہ امام ابن المنذرؒ فرماتے ہیں: فقہاء کوفہ نے جو روایات اپنی تائید میں ذکر کی ہیں۔ ہم نے ان میں سے وارد وہ ضعف و علل واضح کر دیئے ہیں اور امام اثرم رحمہ اللہ نے ان کی ذکر کردہ احادیث و آثار کو ضعیف قرار دیا ہے اور ضعیف ہونے کی وجوہات و علل بھی بیان فرمائے ہیں۔ (المغنی لابن قدامہ ۱۰)

اختصار کے پیش نظر ہم ان روایات و آثار کے ضعیف ہونے کے دلائل ذکر نہیں کر رہے جن کا سہارا لے کر شراب نوشی کرنے اور دیگر نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والوں کی باگیں ڈھیلی کی جاتی ہیں۔ کیونکہ صحیح آثار میں بھی خیر و برکت ہے چاہے ضعیف کا ضعف نہ بھی واضح کیا جائے۔

مخیر حضرات صدقہ و خیرات کرتے وقت عظیم دینی درس گاہ جامعہ سلفیہ کو مد نظر رکھیں۔ ادارہ